رسالہ

فتح خیبر

سنہ ۱۳۰۰ ہجری

مطبع جماعت تجارت متفقہ اسلامیہ میرٹھ میں کارپردازان مطبع نے چھاپا

۳۰ ستمبر ۱۸۸۳ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لمن یوکل الامر الیہ و یتوکل العبد علیہ والصلاۃ والسلام علی من تفضل بہدیہ والہ و
صحبہ المرضیین لدیہ آمین اما بعد فقیر اواہ سراپا گناہ بندہ **محمد شاہ قادری فیاضی بریلوی**
عفا عنہ اللہ خدمت ارباب خبرت و اصحاب فطنت مین عرض رسا کہ اس زمانہ پر آشوب
و فساد مین جہان اور ہزار طرح کی بد مذہبیان برہم زن خانۂ دین و ایمان ہین اعاذنا اللہ
تعالی من شرہن جمیعا وہان اکثر عوام کے قلوب مین تشیع کی رگ خفی بے جنبش کی ہے
کہ مسئلہ تفضیل حضرات عالیہ شیخین رضی اللہ تعالی عنہما مین عقیدۂ مجیدۂ اہل سنت و جماعت
نصرہم اللہ تعالی سے جسپر آیات صریحہ و احادیث صحیحہ و خود ارشادات طیبات حضرت جناب مولی علی
کرم اللہ وجہہ ناطق اور بیان برکت نشان حضرت صحابۂ کرام رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین سے آجتک اجماع
اہلحق ثابت و محقق در پردۂ تاویل و تحویل و تحریف تفضل عدول محض کی ٹھہری ہے فضل شیخین
رضی اللہ تعالی عنہما کو سیاست و خلافت و ملک داری و ملک گیری وغیرہا امور ظاہریہ پر
مقصور اور قرب الہی و کرامت عنداللہ مین حضرت جناب مرحب کش خیبر کشا کرم اللہ تعالی
وجہہ کی زیادت و مزیت مقبول و منصور ٹھہرائے ہین اور غضب یہہ کہ اپنی اس معنی تراشیدہ
کو محل نصوص فضلیت و محصل عقیدۂ اہل سنت بتاتے ہین کاش اس عقیدۂ جدیدہ کو اپنی ہی
طرف نسبت کرتے اور جمہور ائمۂ اہل سنت کے سر نہ دہرتے مگر بحمد اللہ سنیت و شیخیت جیسا
پیارا پیارا نام ہے جسے یک لخت چھوڑ دینا بھی ذرا مشکل کام ہو وما کان اللہ لیذر المومنین علی ما انتم

علیہ حتی یمیز الخبیث من الطیب حق سبحانہ وتعالیٰ کی رحمت کہ اونسی حضرات کی اس خلط ملط کو بجا نہ رکھا اور علمائے دین کی سعی مشکور سے دودھ کا دودھ پانی کا پانی کر دکھایا حضور پرنور غوث الاسلام والمسلمین حجۃ اللہ فی الارضین طراز دامن شریعت بہار گلشن حقیقت جامع فضائل معنوی وصوری حضرت سیدنا و مولانا **سید ابو الحسین احمد نوری میاں صاحب** قادری برکاتی احمدی رسولی مارہروی تاجدار سرکار مارہرہ منورہ ادام اللہ تعالیٰ ظلال جلالہم علینا نے رسالہ دلیل الیقین من کلمات العارفین میں اقوال اولیاء سلف و اصفیاء خلف جمع فرما کر مذہب حق پر عرش تحقیق مستقر فرمایا اور عامی جاہلوں کا وہ خیال ضلال کہ معاذ اللہ ائمہ طریقت برخلاف اہلسنت قرب الٰہی و کرامت و جاہ میں تفضیل حضرت شیخین نہیں مانتے یکسر مٹایا اور حضرت استاذنا و ملاذنا عالم و قمین النظر فاضل سنیت پرور نونہال دودمان فضائل فاضل ابن الفاضل ابن الفاضل حضرت مولانا **مولوی احمد رضا خانصاحب** قادری برکاتی احمدی رسولی بریلوی دام بالعز والمجد والرشد وصین من شر حاسد اذا حسد نے خاص اپنی تحقیقات رائقہ و تدقیقات فائقہ سے ایک سفر عظیم و کتاب ضخیم تصنیف فرمائی جسکی لطافت مبانی و متانت معانی و نازکی تدقیق و تازگی تحقیق دیکھکر مخالف منصف بھی ان شاء اللہ تعالیٰ بیساختہ پکار اٹھے کہ لا عطر بعد عروس ع کم ترک الاول للآخر ❊ ع ذوق این می نشناسی بخدا تا نچشی ❊ ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم جب ان کتب کا تصنیف ہونا مشتہر ہوا تعصب سے خدا بچائے بیچے کہ روشن علمی میں تو مجال مقاومت نہیں افترا و بہتان پر اوتر آئے طرح طرح کے اقوال فاسدہ و عقائد کاسدہ جسکے سننے سے ہر سنی مسلمان کو حیرت ہو حیرت کیسی سخت نفرت ہو اس فرقہ ناجیہ کیطرف نسبت کی کہ کسیطرح قلوب عوام انکی طرف سے پھر جائیں اور انکی بات سننے سمجھنے سے باز آئیں کذاب الذین خلوا من قبلہم واللہ المستعان علی ما یصفون بحمد اللہ ہمیشہ اون اکاذیب کی منتہائی سندان

حضرت کی زبان ہی سے کبھی کوئی دلیل قائم کرنا نصیب نہوئی بعض جلد باز جنہیں حضرت سے عقیدت
خاص و نسبت اختصاص نہ تھی اگرچہ مجرد بیان پر ایمان لائے مگر جو حق طالب ہوئے اور بڑے علمائے محققین نے
یا اونکی تحریرات کو دیکھا وہ ان افتراؤں پر لاحول ہی پڑھ کر اوٹھے واللہ یحق الحق بکلمتہ و لو کرہ المبطلون
اور حضرت استاذنا مولنا رضا مدظلہ نے حسب استدعا اونکا ہر عقائد فرقہ نقضیہ ایک تحریر
اپنا خاص عقائد و دستخط خاص سے تحریر فرما کر مشتہر کرا کے اونکے پاس بھیجا بائنکے بعد چند روز تک عجب
شور و غوغا رہا کہ علما جمع ہوئے اور اس تحریر کا جواب لکھا جائیگا ہم مشتاقوں کے بھی دل میں جوش تھا
کہ خدا کرے کسی طرح ہمت کر جائیں شورش ساختہ کی خبریں ہوئی ندیان مباحثہ اور جابجا گرم
ابھی چار برس گزرے اور سے صدائے برنخاست ع کچھ ایسا سوئے ہیں سونیوالے کہ حشر تک جاگنا نہیں
اب واقعہ تازہ کا حال سنئے **مرغ ہمت حضرات از آشیان عزیمت پریدن**
و بہ پرواز اولین طعمۂ شاہین آئینہ چنگال گردیدن اب کوئی پانچ مہینے ہوئے
کہ سالہا سال کے شور و شیون ہی ٹھہری کہ فتح و شکست تو خدا کے ہاتھ ہے عار شعوری نہیں وہ جائی
جانی لاؤ جہاں جہاں اپنے ہمنفسین ہیں سبکو جمع کرکے ایکبار ان پہلو علیکم سلطنہ و لعدۃ کا رنگ تو
جمادین پھر جب گزرنگی دیکھی جائیگی اور ادھر یہ بھی دیکھ لیا تھا کہ حضرت مولنا مدظلہ العالی بعض تبحاری
اور اوس پر مرض چشم و درد سینہ علاوہ منغص ہورہی ہیں سبیل کا ارادہ ہے اور بہت سے لوگ ملنے
یہ سوچ رکھی تھی کہ جیسے بن پڑے زبانی تقریر کی ٹھہرائے جب ہماری دس پندرہ آوازیں مختلف
بولیاں چار جانب سے ہجوم کرینگی پھر نقارخانہ میں طوطی کی آواز کون سنتا ہے اگر پریشان ہوکر
جب دبی زبان تو بھی ہمارا غلبہ ہے یہ بھی نہیں تو گفتگو میں کہنا مکرنا کہہ کر پھرنا گرم ہونا گرم کرنا ہزار حیلوں میں
اور شاید یوں ہی نہ چلی اور مخالف کہ بحمد اللہ سخت زبردست ہے غالب ہی آیا تو زبانی معاملہ کس نے
دیکھا کس نے جانا اور اوڑا دینگے کہ ہمیں نے غلبہ پایا اب کوئی تحریر تو ہے ہی نہیں جس دو وہش کرسکے

ہمین جہوٹا کر دکہائینگے انتہا یہ ہے کہ وہ اپنا غلبہ بیان کرینگے ہماری زبان کس نے روکی ہے یون ہی
خبطے ہوکر رہ جائینگے ان ذریعون سے پیش خود ہر طرح اپنی جیت سمجہکر حضرت مولٰنا مدظلہ العالی کو
پیام مناظرہ دیا اور متوقعین کو خطوط روانہ ہوئے اللہ کی عنایت ہے مشاہیر علما تو ہندوستان سے
لیکر حرمین شریفین و مصر و روم و شام و یمن و مغرب تک سب ہماری ہی طرف ہین حضرات کو
علما ملنے کہان سے مگر خیر وہ جو کچہہ ہم پہونچے شروع جمادی الآخرہ تک جمع ہوئے جنکے سرگروہ و
سرگروہ گو یا شفیقنا **مولوی محمد حسن صاحب سنبھلی** تھے حضرت مولٰنا مدظلہ نے
باوجود تنہائی و علالت بحکم الذین قال لہم الناس ان الناس قد جمعوا لکم فاخشوہم فزادہم ایمانا و
قالوا حسبنا اللہ و نعم الوکیل تصفیہ حق بنہایت رغبت قبول فرمایا اور اول ہی بار ارشاد فرمایا کہ ہم
ہر طرح تحریری پسند کرتے ہین حضرت نے اول رقعہ جو بہیجا بجلی بسم اللہ اقرئی شروع کی
کہ آپنے تو مناظرہ زبانی کو کہا تہا جب لندہر سے گفتگوی سابق یاد دلائی گئی اور جمع خرچ زبانی کی
مفاسد بدلائل قرآن و حدیث ثابت کئے گئے تو بدقت تمام نہایت مجبوری سے تحریر ماننا پڑی
اور وہ خیالات جو اول دلمین جما چکے تھے جنکے بھروسہ پر خواہی نخواہی اپنی ہی فتح سمجہہ کہی تہی بحمد اللہ
ایک ہی وار مین کیا جانے کہان سے کہان گئے پہر تو بیلائی غیرت کے گیسو گندہ شدت پیچ
تاب کے الہام ہندہ سے غیظ و غضب کے نشان بر دوچلے طیش و خفت کے پہر پہرے کہلی نفیر جا بجا ہے
طبل جنگ بجا یا خطبہ حمیت دیکر کا شنا یا شکر لیسینہ جہوم جہوم کر نیز ہا غبار کینہ آسمان تک چڑہا
ع ز گرد تعصب و دان یمن و دشت ٭ زمین شش شد و آسمان گشت ٭ الہی بار آلہ تیری پناہ
اب تو خدا دی اور بندہ ہے ہین تو تقریری پر خسین و چنان ظن و گمان ہوا تہا یہان تحریر مین
کو ایسا دفعۃ نہایت رزانت و نہایت متانت کا اوتہار کہا خود فرمانا خود پلٹ جانا آپ ہی
قبول آپ ہی عدول بگڑنا سنبہلنا بکہرنا مچلنا پینترے بدلنا پیچ کر نکلنا پیمان شکنی و وفا دشمنی

بلکہ تصریحاً کہہ دیا کہ اب ہمیں وعدے پر قیام نہیں عہد کا نباہنا ہمارا کام نہیں ایک بات کا بل نہ
سمجھ لینا بلا جواب پھر اوسی کو پیش کر دینا شانہ ہلا ہلا کر بات کیجیو آپ کے نام پر فاتحہ پڑھ دیجیے آفریں آغاز
آفریں انجام اپنی گناہ کا دوسرے پر الزام کبھی انجان بنکر یہ بھولی باتیں کہ ہم تو جانیں تحریر میں کیسکا نام
نہ کہیں الزام بالا ملزم کی کثرت کبھی حریف پر یہ جبر و فی حکومت کہ ہماری خواہش کے مطابق و اکرہ
حملہ میں دوسرا طریقہ نہ اختیار کرو یعنی ہم چھری سے لڑنا چاہیں تو تلوار نہ کھینچو بات ٹک پر آئیں تو جانی کیجیے
یہاں تک کہ شدہ شدہ تہذیب بالائے طاق ادب اہل شتاق غیظ و غضب کے جوش طیش و نخوت
کا خروش کبھی مناظرہ میں یاروں کے جلسے کا رنگ کبھی بازاری گفتگو کا ڈھنگ کبھی ایک بات کہکر
پشیمانی دم کے دم میں پھر وہی لن ترانی آج ارسال سبادی کی درخواست کی تیرے صبح ہونے
بحث ہی بدل دی ابھی شرف میں سیر کر رہے تھے ابھی دیکھو تو مغرب پر جا دھمکی کچھ نہ در انصف
ہوئی تو کہتے ہم بحث ہی سیں نہیں کرتے جب پھر گھبرا ٹولی تو وہی اگلا دم بھرنے لگے از
دو صد حیلہ انگیختند ؛؛ بہر حملہ خون حق ریختند ؛؛ جب حضرت فارس مضمار خصم فارس شجاعت قریق
بندہ کو بارگاہ رسالت پناہی و شن مخالفان شیر الہی سے وہ عون یداللہ کا ناز پرور ہو وہ آجام
صولت کا ضرغام غالب ہو وہ جسکی تلوار دشمنوں کی زرہ در ؛؛ کہو قصہ یا نو فسیح السالب ہو یعنی
حضرت استادنا و مولانا مد ظلہ و دام فضلہ نے یہ رنگ ملاحظہ فرمایا کہ مخالف کچھ جھجکے یہاں
بدلے اور مسئلہ تفضیل میں نزاع سے سکتے ہیں دو سادات کرام علیل الافسہ معظم فریقین کو جو ابتدا
واسطہ گفتگو رسائل بلکہ اس عقیدہ میں خود حضرت کیطرف مائل تھی ایک شہادت نامہ منصوکا
لکھوا کر وہی آجتک مایہ النزاع مسئلہ تفضیل تہا اور اسی کا تصفیہ مبنائے مناظرہ تہا اور اسکے
سوا کسی مسئلہ کا ذکر نہ آیا تہا حضرات کیخدمت میں روانہ کیا اور اوسکے ساتھہ بمقتضائے عالی ہمتی بعدہ
منبر خانہ لکھہ بھیجا کہ حضرت جس مسئلہ میں نزاع ہو رہی ہے اسے طے کر بعد بحث بدلنا شان عقلا نہیں

اور ہمین مباحثہ سے اجتناب ہو تو اتنا ہی لکھدیجیے کہ یہہ مسئلہ طے ہولیا پھر کل سے جس مسئلہ مین چاہیے
بحث فرمائی یہہ کیونکر ممکن کہ جس امر کی غرض سے مناظرہ منعقد ہوا اوسی بالکل ناتمام چھوڑکر ایک
اجنبی بات چھیڑ دی جائے بالتصیر اگر ایسا جائز ہو تو ہر جاہل اجہل ہر فاضل اجل کو عاجز کر سکتا ہے
ایک بات مین بحث ہو جب ذرا اپنی طرف بڑے نظر آئین صاف اوس سے کنارہ کش ہو کر
اور بات پیش کر دی مقابل پر اسکا جواب واجب اگلی بحث دفعۃً غائب اسیطرح عمر بھر تبدیلین
کرے آخر کہانتک تھکیگا تو وہی تھکیگا نہ یہہ غرض مضمون کو طرح طرح لکھہ کر جواب چاہا وہان
وہی حال رہا کہ کبھی اپنی اس حرکت پر نادم کبھی پھر اوسی چال پر قائم آخر مجبوری خاص حسب تحقیقات
کے نام نامہ نامی امضا فرمایا کہ حضرت وقت ضائع ہوتا ہے ویرنہ تشریف لائیے آئیے ہم اور آپ اپنی فرض
منصبی کو ادا کرین آج تیسرا دن ہے کہ ہماری طرف سے تحریر بھیجی جا چکی جواب کا انتظار ہے اب کوئی
مرحلہ باقی نہین سوا اسکے کہ یا صحیح غلط ہو یا اقرار خطا ہو وحسبنا اللہ ونعم الوکیل اس مضمون کا رقعہ بھیجکر
امید واثق تھی کہ ملا صاحب بذات خود شاید اس قسم کی نے اعتدالیان پسند نفرمائین مگر حضرت نے
تو سب سے بڑھکر کارگزاری کی رقعہ شیمین مین جسقدر تہذیب و حق پسندی کے مرتبے پڑہے گئے تھے
شاید حضرت کی تصریحات وتلویحات دیکھہ ہی اوٹھا رکھی ہون اور اپنے اساتذہ کی شان مین بے
دریغ گستاخان لعنت سے سرتابی علاوہ اور کلمات غیظ غضب وشتم وسب وافترائے باطل
وجہالات لاطائل کی تو شکایت ہی نہین کہ یہہ کچھہ آج نئی نہین ہمیشہ اہلحق اپنی مخالفون سے
یہی صلہ پاتے رہے ہین مگر سب سے زیادہ مزے کی بات تو یہہ ہے کہ اس جواب مین صاف
کانون پر ہاتھہ دھر گئے کہ نہ مجھہ مناظرہ منظور نہ مین مناظرہ کے لئے آیا اب حضرت سے کون کہے
کہ حضرات بریلی نے خدا جانے انکو کیون بلایا اور آپ نے نوکری سے بمشکل رخصت لیکر اتنا بڑا
عزم کاہے پر فرمایا اور آپ تو اس ہنگامہ سے بالکل جدا تھے پھر آپکے تشریف لیجانے سے سب

لوے شخندے کیون ہو گئے آپکا ریل مین قدم رکہنا اور اودہر سے نامہ و پیام یکسر مسدود ہو جانا اور
لطف یہہ ہو کہ خود ہی بعنایت الہی اسی رقعہ کے آخر مین وہ لفظ لکہدی جن سے حق کہل گیا اور صاف
ظاہر ہو گیا کہ حضرت اسی قصد سے آئے تہے اور اوسے ناتمام چہوڑ جانے مین غرض بارہ بجے یہہ رقعہ
بہیجکر بے انتظار جواب جانے کی ریل مین یہہ جا وہ جا سیدہا بدایون کا رستہ لیا انا للہ و انا الیہ راجعون
بعض حضرات پہلے ہی چلدئے تہے بعض ہمراہ گئے دم کے دم مین جدول و قوت حربانی صاف میدان
بالکل سنسان ہو کا مقام نزکی تمام والحمد للہ ذی الجلال والاکرام حضرت نے تو زبانی جمع خرچ اوٹہا دیا
ہی تہا یہان نہ تحریری نہ تقریری نرے انکار کی ٹہیری یہہ بارہ دن کا زمانہ صرف اوڑان گہائیون مین
بسر ہوا ایک تحریر بہی گئی نہی جسپر سلامجہو ہی نیزہ مین نظر آیا اب جواب کون دے او مناظرہ کون کرے
قل جاء الحق و زہق الباطل ان الباطل کان زہوقا بعض احباب نے اس فتح اہل سنت کی
ایک نفیس تاریخ حدیث صحیح سے اقتباس کی الحمد للہ الذی انجز عبدہ و قوی جندہ و ہزم الاحزاب وحدہ سنہ ۱۳۰۰
تنبیہ غیبیہ نہایت ضرور ملحوظ خاطر رہے کہ بحمد اللہ ہماری نگاہون مین اس واقعہ کی کچہہ ایسی قدر
و وقعت نہی نہ ہے جسے مشتہر کرکے معاذ اللہ اپنا ذریعہ فخر ٹہراتے بلکہ سچ پوچہئے تو حضرات
مناظرین کے لئے موجب فخر ہوتا کہ اگرچہ حملہ اولین مین گریز فرمائی مگر بارے آفرین کہ ہمت کرکے
ایک اسد اخیر ضیغم صفدر کے مقابل تو گئے ہان اسکا انتظار تہا کہ شاید حضرات حسب عادت بدتہذیبی
بعد مغلوبی ہی بزور زبان اپنا غلبہ چہپوا دین او سوقت انشاء اللہ تعالی تمام تحریرات طرفین کہ
ابتک موجود و محفوظ مین طبع کی جائینگی جنہین دیکہکر ہر شخص خود ہی سمجہہ لیگا کہ ع خاتمہ اس
واقعہ کا کیا ہوا کیونکر ہوا اب کہ حضرات نے بحمد اللہ شرم سکوت اختیار فرمائی تو اوسکا بیان ضرور نہی
الحق اس واقعہ مین حضرات کی وہ بار انصاف پرستی کبہی ہمارے دل سے محو نہو گی ایک تو وہ
وقت جب سوال ہوا تہا کہ یکہ تاز کے مقابل تم مین کوئی فاضل نہتا تشریف لیجائینگے تو صاف فرمادیا

کہ ہم مین مناکوئی نہین دوسرے مغلوبی کے بعد خاموشی کہ ہماری نزدیک یہہ چپ رہنا بھی
حق پسندی کی خبرین کہہ رہا ہے ورنہ انسان گرم جوش مین کیا کچھہ نہین کرگذرتا ہم تسلیم کرتے ہین
کہ اس نیک اطواری کے بعد ہمین بھی فاعتبروا ضحع پر عمل کرنا تھا اور ایسا ہی سمجھے تھے مگر
معلوم ہوا کہ اس زمانہ مین مخدومنا ومکرمنا خادم الفقرا محب العلما رئیس فقیر مشرب فقیر ریاست مشعیب

جناب مولوی غلام شبر صاحب قادری چشتی بوالحسینی بدایونی ادام اللہ مجدہم العالی

نے پرچہ بیادی سعادون شرائط کے جو بعد تصفیہ چند امور کے لکھے گئے تھے چھپوایا اور اس مناظرہ
کا حال نہایت اجمال تحریر فرمایا جس سے ناظرین کو خواہ مخواہ شوق پیدا ہو کہ کچھہ بھی تفصیل ملی تو چہا
معہذا بدین سبب کہ وہ تحریرات طبع ہوتین حاضرین کے سوا کسی کو اس واقعہ کا پورا حال معلوم نہین
نہ اون عمدہ تنبیہون پر اطلاع ہے جو حضرات مناظرین نے اس مکابرہ مناظرہ مین کین
لہذا برادران دینی کے خیرخواہی ہمین مجبور کرتی ہے کہ اس بارہ مین چند امر تنبیہ ضرور تا کہ
آیندہ اس قسم کی باتون کا ارتکاب ہو تعصب کے ہاتھون تہذیب کی مٹی خراب ہو ورنہ معاذ اللہ
مناظرہ کا نام بدنام کرنے سے کیا حاصل وما علینا الا البلاغ المبین والحمد للہ رب العلمین

ملتمسات ضروریہ

۱) اگرچہ فرمایا گیا تھا اور عرض کیا جاتا ہے کہ یہہ معاملہ دینی ہے اسمین ناقضین وقاصرین کے
تزیکا کہنا تحقیق حق سے کنارہ گزینی ہے کہ نہ اوسے حصول مقصود نہ امید بہبود نہ اوسمین تحریر آ
و تقریر ہر طور کی بے تہذیبی سے عار نہ اونکی مغلوبی سے کچھہ اثر یا کشود کار کہ ہر شخص کہہ سکتا ہے
یہہ کون تھے جنکی شکست ٹھہری حضرات نے یہی مہربانی فرماکر وعدہ کیا تھا کہ حتی الامکان
حضرت مولنا مدظلہ کے مقابل کوئی فاضل ہی پیش کرینگے مگر بالآخر یہ کہ ناظرین ٹھہری تو ایک
صاحبزادی کافیہ خوان ہم امیدوار کہ اگر تحقیق حق چاہیے تو بازیچہ اطفال کی کیا ضرورت

ثانیاً حضرت مولانا مدظلہ نے دو صورتین ارشاد فرمائی تہین یا تو یہ کہ جو عالم ان سب حضرات مجتہدین مین زیادہ علم و لیاقت اور فن مناظرہ مین عمدہ مہارت رکہتے ہون جسطرح فقیر اونہا ہی او سوا اپنے قدیم جل مجدہ اور اوسکے نبی کریم علیہ افضل الصلاۃ والتسلیم کے دوسرے کی مدد نہین چاہتا وہ بہی صرف اپنی دوش ہمت پر اعبائے مباحثہ کا تحمل فرمائین اور دلیرانہ یکہ تنہا فقیر کے مقابل ہو یہ تنہا ہر سوالات آئین اور اگر یہ منظور نہو اور کسی وجہ سے ہمہم حالیہ اسکی مساعدت نکرین بلکہ ایک کے مقابل دس بارہ اکابر مجتہدین ہی چاہتے ہی فرمائین تو بسم اللہ فقیر یون ہی حاضر اس صورت مین ضرور ہوگا کہ تحریر مین اصل نام تو اون فاضل کا ہو جو اس کام کے لئے منتخب کئے جائین باقی جتنے صاحب مددگار ہون سب بلحاظ دیانت و امانت اونکی تحریر پر دستخط کر دیا کرین یا پہلے ہی ایک اقرار نامہ اس مضمون کا رقم فرمائین کہ فلان فاضل کی مغلوبی بعینہ ہماری مغلوبی ہے حضور اقدس سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہین الخراج بالضمان سیدنا و ابن سیدنا امام ابن الامام حضرت سیدنا حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہین ولی حارہا من تولی قارہا یہ کیا کہ سب صاحب مددگار رہے لگائے کی لطف تو اوٹہائین اور اگر بحول اللہ وقوتہ حق اسطرف ظاہر ہو تو مغلوبی و مجبوری کے نام سے صاف بچ جائین ان دونون صورتون مین جو شکل حضرات کو بہت پسند اور اونکے لئے زیادہ آرام بخش و راحتمند ہو اوسے اختیار فرما کر فقیر کو اطلاع دین کہ پہر شرائط و مبادی مین کلام ہو کر انشاء اللہ تعالیٰ مناظرہ شروع ہو والحمد للہ والقوۃ الا باللہ العزیز الحکیم

انتہی ملتقطاً اس نامہ نامی کے جواب مین حضرات نے نہایت انصاف ہی کو کام فرما کر صریح اقرار کر دیا کہ شق ثانی رقعہ والا کی منظور یعنی ہم مین کوئی تنہا آپکے مقابل نہ آئیگا جو کچہ تحریر ہوگا سبکے مشورے سے لکہا جائیگا مگر اس شق پر جو کچہ فرمایا گیا اوسکا مطلق جواب نہین یعنی تنہا منسا قبول کیا تو اوسپر عمل ہنوا کما یظہر بالرجوع الی التحریرات

اب بھی ہم تمام حضرات فضلاء ہندوستان کو اجازت قطعی دیتے ہیں کہ حضرت مجیب لبنان مدظلہ العالی کے مقابل ایک سے
لیکر سو تک جمع ہو جائیں انشاء اللہ تعالی ادھر کچھ پرواہ نہیں مگر اس تقدیر پر جو امر لازم کیا گیا تھا اس سے عدول
جائز نہوگا اور اسکی ضرورت صرف قصر مسافت کی غرض سے ہے کہ آج دس بیس حضرات نے جمع ہوکر
ایک کو مقدم رکھا اور دوسرے دن سبکا مشورہ ہوا جب بعنایت الہی مغلوب ہوئے دوسرے کو سامنے کردیا اور پھر
سب انکے شریک حال رہے یوں تو سلسلہ غیر متناہی ہے ایک ایک سے کہاں تک بحث ہو ہم یہ بہتر سمجھے کہ سب دفعتہ
سمجھ لیں حسبنا اللہ ونعم الوکیل ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم ثالثاً تاوقتیکہ مسئلہ دائرہ طے نہو جائے تبدیل
بحث کسی عاقل کے نزدیک انہیں و بناءً علیہ جناب رئیس العلماء مسئلہ مہابل مانکر مسالک نہایت مختلف لہذا
جو صاحب قصد مناظرہ فرمائیں انہیں اپنے دعوے کا ایضاح ضرور کہ اسی پر تو پہلے پہل بحث ہوا اور ہمارا عقیدہ
تو بحمد اللہ منطبع ہوچکا اور انشاء اللہ شائع ہوگا جو صاحب چاہیں ملاحظہ فرمائیں خامساً تصفیہ مبادی
سواد شاہم ہر طرح تحریر پسند کرتے ہیں کہ تقریر میں احتمال شور و غوغا و شر وغیرہ بیشتر اور کھکر بیٹھ جانے کی مجال
اکثر داد و فریاد اگر غور کیجئے تو مخالف کو ہر جگہ پہلو بدلنے کا موقع اور ان کروٹوں میں جسقدر کی کل تھی ٹھیک
بیٹھنا غیر متوقع اور بگڑنے جھگڑنے تو اصل مطلب کچھ سون گیا گفتگم میں جھگڑا آپڑا جیسا مشاہدہ
تجربہ کی تعریف اکثر ملال جہاں گفتگو منہ سے آئی اور ایک لوچ اپنی کچھ بڑی بال الجھی چہرہ سرخ آنکھیں لال تہذیب
بیچاری کو چھنا و بال بخلاف تحریر کے ان شرم تشہیر خیالات دامنگیر اور سلطان غضب بنسبت قلم کے زبان پر زیادہ قدیر
اور اسکی وجہ علت خفت ہے جسے مقتضای عقل سے قطعی مخالفت ہے اور یہ چوتھی وجہ ہے فان الاناۃ
من الرحمن والعجلۃ من الشیطان ہمارا تقریر وقت کے وقت ختم ہوجاتی ہے تحریر ہمیشہ اپنا لطف دکھلاتی
ہے مناظرین سمجھیں تو ناظرین سمجھیں گے جو ہیچ نفسانیت میں او کچھ رہے انسانیت میں سلجھینگے بایں ہمہ مغلوبی کے
بعد بہانہ او انکار سد و داد کوئی جرات کرے بھی تو تکذیب موجود علاوہ بریں تحریر علمی خصوصاً جواب کے آگے
علم کی معیار ہے زبانی زق زق کا ہر قاصر کم علم و ناقص کج فہم کو اختیار ہے ان سات وجوہ سے ہم ہمیشہ

ہر مسئلہ میں ہر معاملہ میں تحریر کو بہتر جانتے ہیں اور ٹھیک ٹھیک انکشافِ حق و امتیازِ باطل کو اسی میں منحصر جانتے ہیں وباللہ التوفیق وبیدہ ازمۃ التحقیق +

آمدم برسرِ مطلب

ان سب امور پر اطلاعِ عام دیکر حضراتِ فضلاء بریلی و بدایون سے خصوصًا اور تمام فضلائے ہندوستان سے عمومًا دست بستہ گزارش کیجاتی ہے کہ جن صاحب کو تحقیقِ حق کی ہوا سر میں ہو بسم اللہ عالی ہمتی کو کام میں لائیں اور بلحاظِ جملہ امورِ معروضۂ سابق ولاحق والا حضرت چشم و چراغِ دودمانِ فضیلت آستانۂ ناز بلاد جناب مولنا مولوی احمد رضا خانصاحب محمدی سنی حنفی قادری برکاتی احمدی بریلوی دام بالمجد العلی والفضل الاوفی سے مناظرہ فرمائیں بہتر ہے کہ انشاء اللہ تعالی اختلاف دفع اور عوام کا تردد رفع ہو۔ واللہ الہادی الی سواء السبیل حسبنا اللہ ونعم الوکیل ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم وصلی اللہ تعالی علی خیر خلقہ وسراج افقہ سیدنا النبی الکریم والآل الکرام وصحبہ العظام الی یوم القیام آمین برحمتک یا ارحم الراحمین +

الراقم فقیر محمد شاہ خان قادری قاسمی بلوچی غفر اللہ لہ ونجّاہ عن البلایٰ فی یازدہم شہر ذی قعدہ یوم الجمعہ سنہ ۱۳۰۶ ہجریہ علی صاحبہا التحیۃ آمین +

اشتہار - ہرچہ سوالاتِ مطبوعہ مطبع ہذا میں بجائے لفظ (مناظرہ سے گریز کرکے) مناظرہ و زبانی سے بھی گریز کرگئے) صحیح ہے اور ہرچہ نمائش منتخب نفیس میں صفحہ ۶ کی سطر آخر میں - قولہ فما فاق الاول یہ تیسرا افاقہ ہے خدا رحم کرے یہ عبارت ورچھپنی چاہئے **المشتہر** غلام شبّر +

اطلاع

یہ کتاب بفرمائش مولوی غلام شبّر صاحب چھاپی گئی اور بغیر اجازت ثبت کی گئی - بلا مہر مسروقہ خیال کی جائے گی فقط